# اس کو اسکی بالی میں چھوڑ دو

اے یوسف بڑے سچے؛ آپ ھم لوگوں کو اس خواب کا جواب یعنی تعبیر دیجئے کہ سات گائیں موٹی ھیں ان کو سات دبلی گائیں کھا گئیں اور سات بالیں سبز اور سات خشک بھی ھیں، تا کہ میں ان لوگوں کےپاس لوٹ کرجاؤں اور بیان کروں۔ تاکہ ان کو بھی معلوم ھو جائے ۔ آپ نے فرمایا کہ تم سات سال متواتر خوب غلہ بونا، پھر جو فصل کاٹو تو اس کو بالوں میں رھنے دینا تا کہ گھن نہ لگ جائے، ھاں مگر تھوڑا سا جو تمہارے کھانے میں آئے ۔ پھر اس سات برس کے بعد سات برس اور ایسے سخت اور قحط کے آئیں گے جو کہ اس تمام تر ذخیرہ کو کھا جائیں گے، جس کو تم نے ان برسوں کیلئے جمع کر کے رکھا ھوگا ھاں مگر تھوڑا سا جو بیج کی واسطے رکھ چھوڑو گے ۔ پھر اس سات برس کےبعد ایک برس ایسا آئےگا، جس میں لوگوں کیلئے خوب بارش ھوگی اور بیج اسکے نچوڑیں گے ۔ ارشاد باری تعالی ھے:"یوسف أیھا الصدیق أفتنا فی سبع بقرات سمان یأکلھن سبع عجاف وسبع سنبلات خضر وأخر یابسات لعلی أرجع إلى الناس لعلھم یعلمون ، قال تزرعون سبع سنین دأباً فما حصدتم فذروه فی سنبله إلا قلیلا مما تأكلون ، ثم يأتي من بعد ذلك سبع شداد يأكلن ما قدمتم لهن إلا قليلاً مما تحصنون ،ثم يأتي من بعد ذلك عام فيه يغاث الناس وفيه يعصرون." (سورة یوسف الآیات ٤٥-٤٩(

ترجمہ:اے یوسف بڑے سچے؛ آپ ھم لوگوں کو اس خواب کا جواب یعنی تعبیر دیجئے کہ سات گائیں موٹی ھیں ان کو سات دبلی گائیں کھا گئیں اور سات بالیں سبز اور سات خشک بھی ھیں، تا کہ میں ان لوگوں کےپاس لوٹ کرجاؤں اور بیان کروں۔ تاکہ ان کو بھی معلوم ھو جائے ۔ آپ نے فرمایا کہ تم سات سال متواتر خوب غلہ بونا، پھر جو فصل کاٹو تو اس کو بالوں میں رھنے دینا تا کہ گھن نہ لگ جائے، ھاں مگر تھوڑا سا جو تمہارے کھانے میں آئے ۔ پھر اس سات برس کے بعد سات برس اور ایسے سخت اور قحط کے آئیں گے جو کہ اس تمام تر ذخیرہ کو کھا جائیں گے، جس کو تم نے ان برسوں کیلئے جمع کر کے رکھا ھوگا ھاں مگر تھوڑا سا جو بیج کی واسطے رکھ چھوڑو گے ۔ پھر اس سات برس کےبعد ایک برس ایسا آئےگا، جس میں لوگوں کیلئے خوب بارش ھوگی اور بیج اسکے نچوڑیں گے ۔

سائنسی حقیقت:

سخت ماحول اور حالات میں پیداوار کی حفاظت کیلئے بالیوں میں بیج کو محفوظ رکھنا ایک بنیادی نظام سمجھا جاتاھے۔ اور یہ زراعت، اسٹاک ٹیکنیک اور پیداوار سب کو جامع ھے ۔ اور ڈاکٹر عبد المجید بلعابد اور انکے رفقاء نے گیھوں کےدانوں پر مغرب رباط یونیورسٹی میں تجربہ کیا اور دو سال تک بالیوں میں چھوڑے ھوئے دانوں کا باھر نکلے ھوئے دانوں سے موازنہ کیا ابتدائی نتائج میں معلوم ھوا کہ بالیوں کےاوپر کوئی صحی تغیر نھیں ھوا اور وہ صد فیصد صحیح اپنی حالت پر بر قرار رھی یہ بھی معلوم ھونا چاھیے کہ اسٹاک کی جگہ عام تھی جس میں حرارت اور رطوبت وغیرہ کا

کوئی خیال نہیں رکھا گیا ۔ اس وقت یہ بات واضح ہو گئی کہ بالی میں چھوڑے ہوئے دانوں نے پانی کی اچھی خاص مقدار کھودی ھے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بالیوں سے جدا دانوں کے مقابلے میں خشک ہو گئے ھیں اس کا مطلب یہ ھے کہ بالی سے نکلے ہوئے گیھوں کا وزن ۲۰.۳٪ پانی ہوتا ھے جو سلبی طور پر ان دانوں کی کاشت، نمو اور غذائی قدرت پر اثر انداز ہوتا ھے چونکہ پانی کی وجہ سے اس کا سڑنا اور صحی طور پر خراب ہونا آسان ہوتا ھے ، پھر محققین نے نمو کے ممیزات (جڑوں اور تنوں کی لمبائی) کا بالی میں باقی رھنے والے دانوں اور بغیر بالی کے دو سال تک رھنے والے دانوں کےدرمیان موازنہ کیا جس سے یہ ظاھر ہوا کہ بالیوں میں رھنے والے دانے جڑوں کی لمبائی کے اعتبار سے بیس فیصد اور تنوں کی لمبائی کے حساب سے ۳۲ فیصد نمو میں بہتر ہوتے ھیں۔ پھر محققین نے بغیر کسی کمی زیادتی اور تبدیلی کے بغیر باقی رھنے والے پروٹین اور عام شکر کا اندازہ لگایا۔ جس سے معلوم ہوا کہ بالیوں سے الگ ہونے والے دانوں میں دو سال بعد پروٹین کی ۳۲ فیصد اورایک سال بعد بیس فیصد کمی ہو جاتی ھے، جبکہ بالیوں میں باقی رھنے والے دانوں کےاجزاء میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

سبب اعجاز:

ارشادباری تعالی:"فما حصدتم فذروہ فی سنبلہ"(جو فصل کاٹو اسکو اس کی بالوں میں چھوڑ دو(

اس سے یہ معلوم ہوتا ھے کہ دانوں کو بالیوں میں اسٹاک رکھنا زمانے کی دست برد سے محفوظ رکھنے کیلئے سب سے بہتر ین اسلوب اور عمدہ ٹکنیک ھے، اس آیت کریمہ میں دو سائنسی نکتے ملتے ھیں -

-1پندرہ سال کےاندر کاشت کے دانوں کی صلاحیت کی تحدید یہ ان سات سالوں کا محصول ھےجن میں لوگ پابندی کے ساتھ کھیتی کریں گے اور کاٹیں گے ،اور یہ سر سبزی اور ھر بالی کے سال ھیں۔ اس کے بعد سات سخت اور خشکی اور قحط کے سال آئے گا ۔ اس کے بعد ایک سال یعنی پندرھواں سال آئے گا جس میں لوگوں کو مدد ملے گی ، اور وہ پھلوں سے رس نکالیں گے ، اس سائنسی تحقیق میں اس بات کا بھی علم ہو ا کہ پندرہ سال کی مدت دانوں کے اندر نمو اور کاشت کے اعتبار سے سب سے آخری مدت ھے۔

-2اسٹاک کاطریقہ: ارشاد باری تعالی "فذروہ فی سنبلہ"(جو فصل کاٹو اسکو اسکی بالوں میں چھوڑ دو)۔

اور یہ تجرباتی تحقیق کےذریعہ معلوم شدہ ایک سائنسی طریقہ ھے جس سے یہ بھی معلوم ہوتا ھے کہ دانوں کے اسٹاک کا سب سے بہتر اور عمدہ طریقہ وھی ھے جس کی طرف اللہ کے نبی یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے اللہ کی وحی سے اشارہ کیا ھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ طریقہ پرانے زمانے میں خاص طور سے قدیم مصریوں میں معروف نہ تھا بلکہ وہ تو بالیوں سے الگ کر کے دانوں کا اسٹاک کیا کرتے تھے اس طرح سے یہ دانوں کا بالیوں میں اسٹاک کرنے میں ایک سائنسی سبب ھے تاکہ ان کے اندر کوئی تبدیلی یا خرابی نہ آئے اور قرآن کریم کا اس حقیقت کو بیان کرنا قرآن کریم کی عظمت اور اس کے دقیق علم میں چار چاند لگاتا ھے اور اللہ کی وحی ہونے کو ثابت کرتا ھے۔